ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

رفع ونزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام: قادیانی اعتراضات اوران کا تحقیقی جائزہ

THE ASCENSION AND DESCENT OF JESUS: QADYANI CRITICISMS AND THEIR RESEARCH REVIEW

***Fatima. tuz. Zuhra khan**
PhD scholar, Riphah international university Islamabad

ABSTRACT
Allah Almighty not only sent down the heavenly books for the good of mankind and their worldly and hereafter success, but also sent prophets who called mankind to the worship of Allah and guided them to the right path. Hazrat eisa (peace be upon him) was also a prophet in this series. His birth and life were different from the law of nature in many ways. He was born without a father from the womb of Maryam (pbuh). When he reached the age of consciousness, he was prophesied by God. Like other prophets, miracles were given to them, and these miracles were also different and amazing from miracles of other prophets which included healing the Congenitally blind, raising the dead and curing the leprosy patient. Like the other prophets, when Hazrat eisa (pbuh) called his nation to the worship of only one God, as before, he too was opposed and his nation became three groups. One group was his opponents, another group of believers, and a third group of people calling him the Son of ALLAH. Opponents included Jews along with polytheists, since the Jews were accustomed to killing the prophets, they decided to kill eisa (علیہ السلام) as well. But God thwarted their intentions and took Hazrat eisa (علیہ السلام) to the sky. At a certain time near the Day of Judgment, he will return to the world as a follower of Hazrat MUHAMMAD (ﷺ). He will abide by the Shari'ah of Muhammad(ﷺ), Preach the Qur'an and fight the antichrist(دجال) and kill him.
Keywords: *Prophet Eisa, miraculous birth, divine prophecy, opposition, ascension.*

رفع ونزول عیسیٰ بن مریم

آیات قرانیہ کی روشنی میں:

آیت نمبر 1:

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُواْ فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلاَّ اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا .[1]

اور یہ کہا کہ: ”ہم نے اللہ کے رسول عیسیٰ ابنِ مریم کو قتل کر دیا تھا“ حالانکہ نہ انہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کیا تھا، نہ اُنہیں سولی دے پائے تھے، بلکہ انہیں اشتباہ ہو گیا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے، وہ اس سلسلے میں شک کا شکار ہیں، انہیں گمان کے پیچھے چلنے کے سوا اس بات کا کوئی علم حاصل نہیں ہے، اور یہ بالکل یقینی بات ہے کہ وہ عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل نہیں کر پائے بلکہ انہیں اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ زبر دست حکمت والا ہے۔

ان آیات کے ظاہری معنی پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود کے دعویٰ قتل وصلب کی تردید فرمارہے ہیں کہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کر سکے اور نہ سولی چڑھا سکے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے آسمان پر اُٹھالیا ہے تمام مفسرین نے بھی اس آیات کی یہی تفسیر نقل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان آیات میں یہودیوں کے دعوؤں کی تردید فرمارہے ہیں یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ ہم نے نبوت ورسالت کے دعویدار عیسیٰ بن مریم کو صلیب چڑھا کر قتل کر دیا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وما قتلوہ (یہودیوں نے انہیں قتل نہیں کیا) اور ان کے دعویٰ قتل کی تردید فرمارہے ہیں جبکہ وماصلبوہ (اور یہودیوں نے انہیں سولی نہیں چڑھایا) کے الفاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب چڑھائے جانے کی تردید فرمارہے ہیں کہ یہودی نہ حضرت عیسیٰ علیہ

---

[1] ۔النساء157-158

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

السلام کو قتل کر سکے اور نہ ہی انہیں سولی چڑھا سکے، اور قتل اور سولی سے بچانے کا انتظام یہ کیا کہ یہودیوں کی طرف سے ایک شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑنے کے لیے ان کے کمرے میں داخل ہوا تو اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھالیا اسی کو وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ(یقینی بات ہے یہودیوں نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف اُٹھالیا) میں بیان فرمایا گیا ہے۔

اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بطور تسلی اپنی تدبیر پر مطلع فرمارہے ہیں کہ آپ کو بچانے کی تدبیر یہ ہو گی کہ ہم آپ کو آسمانوں پر اُٹھالیں گے اور دشمن کو اُن کے ارادوں میں ناکام کر دیں گے۔

سید ابوالاعلی مودودیؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی پیدائش کا معاملہ یہودی قوم میں فی الواقع ذرہ برابر بھی مشتبہ نہ تھا بلکہ جس روز وہ پیدا ہوئے تھے اسی روز اللہ تعالیٰ نے پوری قوم کو اس بات پر گواہ بنا دیا تھا کہ یہ ایک غیر معمولی شخصیت کا بچہ ہے جس کی ولادت معجزے کا نتیجہ ہے نہ کہ کسی اخلاقی جرم کا۔ جب بنی اسرائیل کے ایک شریف ترین اور مشہور و نامور مذہبی گھرانے کی بن بیاہی لڑکی گود میں بچہ لیے ہوئے آئی، اور قوم کے بڑے اور چھوٹے سیکڑوں ہزاروں کی تعداد میں اس کے گھر پر ہجوم کر کے آگئے، تو اس لڑکی نے ان کے سوالات کا جواب دینے کے بجائے خاموشی کے ساتھ اس نوزائیدہ بچے کی طرف اشارہ کر دیا کہ یہ تمہیں جواب دے گا۔ مجمع نے حیرت سے کہا کہ اس بچہ سے ہم کیا پوچھیں جو گہوارے میں لیٹا ہوا ہے۔ مگر یکایک وہ بچہ گویا ہو گیا اور اس نے نہایت صاف اور فصیح زبان میں مجمع کو خطاب کر کے کہا کہ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا۔[2]
میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔

یہ آیت تصریح کرتی ہے کہ حضرت مسیح (علیہ السلام) صلیب پر چڑھائے جانے سے پہلے اٹھا لیے گئے تھے اور یہ کہ مسیحیوں اور یہودیوں، دونوں کا یہ خیال کہ مسیح نے صلیب پر جان دی، محض غلط فہمی پر مبنی ہے۔ قرآن اور بائیبل کے بیانات کا متقابل مطالعہ کرنے سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ غالباً پیلاطس کی عدالت میں تو پیشی آپ ہی کی ہوئی تھی، مگر جب وہ سزائے موت کا فیصلہ سنا چکا، اور جب یہودیوں نے مسیح جیسے پاک نفس انسان کے مقابلہ میں ایک ڈاکو کی جان کو زیادہ قیمتی ٹھیرا کر اپنی حق دشمنی و باطل پسندی پر آخری مہر بھی لگا دی، تب اللہ تعالیٰ نے کسی وقت آنجناب کو اٹھالیا۔ بعد میں یہودیوں نے جس شخص کو صلیب پر چڑھایا وہ آپ کی ذات مقدس نہ تھی بلکہ کوئی اور شخص تھا جس کو نہ معلوم کس وجہ سے ان لوگوں نے عیسیٰ ابن مریم سمجھ لیا۔ تاہم ان کا جرم اس سے کم نہیں ہوتا۔ کیونکہ جس کو انہوں نے کانٹوں کا تاج پہنایا، جس کے منہ پر تھوکا اور جسے ذلت کے ساتھ صلیب چڑھایا اس کو وہ عیسیٰ بن مریم ہی سمجھ رہے تھے۔

مولانا صلاح الدین یوسف اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں "یہ نص صریح ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو زندہ آسمان پر اٹھالیا اور متواتر صحیح احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہے۔ یہ حدیث کی تمام کتابوں کے علاوہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بھی وارد ہیں۔ ان احادیث میں آسمان پر اٹھائے جانے کے علاوہ قیامت کے قریب ان کے نزول کا اور دیگر بہت سی باتوں کا تذکرہ ہے۔ احادیث میں آپ کے نزول کی صفت اور جگہ کا بیان ہے، آپ (علیہ السلام) دمشق میں منارہ شرقیہ کے پاس اس وقت اتریں گے جب فجر کی نماز کے لیے اقامت ہو رہی ہو گی۔ آپ خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، جزیہ معاف کر دیں گے، ان کے دور میں سب مسلمان ہو جائیں، دجال کا قتل بھی آپ کے ہاتھوں سے ہو گا اور یاجوج وماجوج کا ظہور و فساد بھی آپ کی موجودگی میں ہو گا، بالآخر آپ ہی کی بددعا سے ان کی ہلاکت واقع ہو گی۔

آیت نمبر2:

اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا۔الخ ۔[3]

یاد کرو جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تمہیں پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے نجات عطا کروں گا۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت کے ساتھ اپنی بہترین تدبیر کا ذکر فرمادیا ہے کہ ہم نے عیسیٰ کو دشمن سے بچا کر جسم مع الروح کے اپنی طرف اٹھالیا اور دشمن کو ناکام و نامراد کر دیا۔

---

[2]۔ سورہ مریم رکوع ۲

[3]العمران:55

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

اس آیت میں استعمال کردہ لفظ "متوفیک" کو بنیاد بنا کر قادیانی نزول مسیح کا انکار کرتے ہیں اوراعتراض کرتے ہیں کہ متوفیک کے معنی فوت کرنے یا روح قبض کرنے کے ہیں کیونکہ عام زندگی میں بھی یہی لفظ استعمال ہوتا ہے۔

اس اعتراض کے جواب میں لفظ متوفی کی تفسیر ائمہ مفسرین کی تفاسیر سے ذیل میں درج کی جارہی ہے۔

توفی کا معنی ومفہوم:

- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے زیادہ قرآن پاک کی تفسیر کا علم رکھتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:متوفیک یعنی رافعک ثم متوفیک فی آخرالزمان"کہ متوفیک کا معنی یہ کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیں گے اورآخری زمانہ میں فوت کردیں گے۔
- امام حسن بصریؒ، امام ابن کثیرؒ، امام ربیعؒ، امام کلبی، امام ابن جریج یہ سب متوفیک کا معنی اس طرح کرتے ہیں: انی قابضک ورافعک فی الدنیا الیل من غیرالموت۔کہ میں آپ کو پکڑنے والاہوں اور دنیامیں اپنی طرف اٹھانے والاہوں بغیر موت کے۔

اب آیت کی اس تفسیر کی مزید تائید ایک حدیث پاک میں بھی ہے امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

قال رسول اللہ للیہود ان عیسی لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ ۔

رسول اللہ نے یہودیوں سے فرمایا کہ بے شک عیسیٰ فوت نہیں ہوئے اوریقیناوہ تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے قیامت کے دن سے پہلے۔

- امام بیضاویؒ فرماتے ہیں:التوفی اخذالشئی وافیا۔(توفی کا معنی کسی چیز کو پورا لینے کے ہیں)
- عرب کا محاورہ بھی ہے:توفیت منہ درھمی۔میں نے اس سے اپنے دراہم پورے پورے لے لئے

یہ ضروری نہیں کہ ہر لفظ کا معنی ہر جگہ ایک ہی ہو، عربی لغت بہت وسیع ہے، جس میں کئی ایسے الفاظ ہیں جنہیں شمار میں لایا نہیں جاسکتا جن کے کئی کئی معانی ہیں جو مختلف مقامات بدلتے رہتے ہیں۔اسی طرح لفظ توفی بھی ہے جس کے کئی معانی قرآن کریم کی آیات ثابت ہیں۔ایک مقام پر اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

وھوالذی یتوفکم باللیل [4]

اوروہی ذات ہے جو تمہیں رات کو سلادیتی ہے۔

ایک اور جگہ ارشادہے:

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَاۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَ يُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّىؕ [5]

اللہ تمام روحوں کو اُن کی موت کے وقت قبض کرلیتاہے، اور جن کو ابھی موت نہیں آئی ہوتی، اُن کو بھی اُن کی نیند کی حالت میں (قبض کرلیتا ہے،) پھر جن کے بارے میں اُس نے موت کا فیصلہ کرلیا، اُنہیں اپنے پاس روک لیتاہے، اور دوسری رُوحوں کو ایک معین وقت تک کیلئے چھوڑ دیتاہے

پس معلوم ہوا کہ ہر جگہ توفی کا معنی فوت کرنا نہیں۔

ایک مقام پر ارشاد نبوی ﷺ ہے:باسمک اللھم اموت واحییٰ:[6]

اے اللہ میں تیرے نام ہی سے مرتاہوں اور جیتاہوں۔

یہ دعا رسول اللہ ﷺ رات کو سوتے وقت پڑھتے تھے،اس میں بھی اموت واحییٰ کے الفاظ ہیں اور یہاں بھی ان سے مراد رات کا سونا اور صبح کا اٹھنا ہے۔

---

[4]۔ الانعام:60

[5]۔ الزمر:42

[6]۔بخاری مع الفتح:11/114

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

رفع جسمانی کی حقیقت اوراس کی شرعی حیثیت:

جہاں تک رفع جسمانی کی حقیقت اوراس کی شرعی حیثیت کا تعلق ہے،ہم پورے وثوق کے ساتھ کہتے ہی کہ قرآن وحدیث،اجماع امت اوراعتقادی تواترامت کی روشنی میں اس مسئلہ کی جو کچھ حقیقت اور شرعی حیثیت متعین کی جاسکتی ہے وہ صرف یہی ہے کہ "حضرت مسیح علیہ السلام کونہ یہودیوں نے قتل کیاہے اورنہ ان کو صلیب دیاہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جسم وروح سمیت آسمانوں پر اٹھایاہے۔اور جب دجال ظاہر ہوجائے گا اس وقت آسمانوں سے نزول فرماکر دجال کو قتل کریں گے،اورآنحضرت ﷺ کے ایک خلیفہ کی حیثیت سے اسلامی شریعت کے مطابق حکم اور فیصلے کریں گے"۔

مسئلہ رفع جسمانی کے اجزائے ترکیبی:

مسئلہ کی مزید وضاحت کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اجزائے ترکیبی متعین کرکے یہ معلوم کیاجائے کہ ان میں سے کون کون سے اجزاء مصرح فی القرآن ہیں اور کن کن کی تصریح قرآن مجید میں موجود نہیں ہے۔جہاں تک ہم نے مسئلہ پر غور وحوض کیاہے،اور قرآن وحدیث اور علمائے اہل السنت والجماعت کی علمی تحقیقات کی روشنی میں اس کے اجزائے ترکیبی معلوم کئے ہیں،وہ درج ذیل چار اجزاء ہیں جن کو ہم نمبروار ذکر کرتے ہیں:

جزءاول:

اس مسئلہ کا پہلا جزء یہ ہے کہ "حضرت مسیحؑ کو یہودیوں نے قتل نہیں کیاہے اورنہ انہیں صلیب دیاہے،بلکہ معاملہ ان پ مشتبہ ہوگیاہے"۔

جزءدوم:

حضرت مسیح کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیاہے۔

جزءسوم:

جب قیامت قریب آئے گی تو آسمانوں سے وہ اتر کر دجال کو قتل کریں گے۔اوروقت کے تمام فتنوں کو مٹاکر اسلام کو نظام زندگی کی حیثیت سے روئے زمین پر نافذ کریں گے اوراسی کے مطابق فیصلے کریں گے۔

جزءچہارم:

حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ رفع،رفع جسمانی ہے،یعنی جسم وروح سمیت آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں۔روحانی یا رفع درجات ہرگز مراد نہیں"۔

یہ چار اجزاء ایسے ہیں جن کے درمیان اگرچہ اس بات میں کوئی فرق اور تفاوت نہیں ہے کہ یہ سب کے سب امت مسلمہ کے مابین بالاتفاق مسلم ہیں۔اور تمام اہل اسلام ان سب کو مانتے ہیں۔

نزول عیسیٰ بن مریم

وَإِن مِّنۡ أَهۡلِ ٱلۡكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهِۦ قَبۡلَ مَوۡتِهِۦۖ وَيَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيدٗا [7]

اور تمام اہل کتاب عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے اور وہ (عیسیٰ) قیامت کے دن اُن پر گواہ ہوں گے ۔

یہ آیت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر نص صریح ہے اس سے ماقبل والی آیت میں یہود کے کفر اور عداوت اور ارادہ قتل کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر تھاجس سے یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ آسمان پر جانے کے بعد کیا ہوگا؟ کیا یہود سے اُن کا تعلق ختم ہوچکا؟حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کی گئی خیر تدبیر کی تکمیل کیا ہے؟جب آسمان سے واپس تشریف لائیں گے تو کیا ہوگا؟چنانچہ اللہ تعالیٰ ان خیالات کا اس آیت میں جواب دے رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں تشریف لائیں گے اس وقت موجود تمام اہل کتاب (یہود و نصاریٰ)اُن پر ایمان لے آئیں گے کہ بے شک آپ سچے رسول تھے اور آپ خدا یا خدا کے بیٹے نہیں ہیں اور آپ کو قتل یا سولی نہیں چڑھایا گیا بلکہ آپ جسم سمیت آسمان پر اُٹھالیے گئے تھے اور اُس وقت موجود اہل کتاب جب تک آپ پر ایمان نہ لے آئیں آپ کی وفات نہیں ہوگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہل کتاب کے ایمان لانے پر قیامت کے دن گواہی بھی دیں گے اور اس دوبارہ نزول پر آپ اپنی قوم یہود پر غلبہ بھی پائیں گے کیونکہ رسول کے بارے میں قرآن مجید میں غلبے کا وعدہ ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔"کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اللہ" نے فرض کر دیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ضرور بضرور غالب آئیں گے جیسے آنحضرت ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی لیکن بعد میں اپنی قوم کفار مکہ پر غالب آگئے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی ایک جہان سے دوسرے جہان ہجرت فرمائی اور

[7]۔ النساء:159

بعد نزول اپنی قوم یہود پر غالب آئیں گے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَإِن مِّنۡ أَهۡلِ ٱلۡكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهِۦ

اور تمام اہل کتاب عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے

اس آیت کریمہ کی تفسیر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ (جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی کہ اللھم علمہ الحکمۃ) فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ جب وہ آسمان سے اتریں گے اور زمین پر نازل ہوں گے تو یہودی، عیسائی سب ان پر ایمان لائیں گے اور ان کی تصدیق کریں گے۔[8]

ابن جریرؒ فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔[9]

اور حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۔

وَإِن مِّنۡ أَهۡلِ ٱلۡكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهِۦ

اور تمام اہل کتاب عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمدؒ فرماتے ہیں: ان عیسیٰ لم یمت وانہ رفع الی السماء وہونازل قبل ان تقوم الساعۃ۔[10]

بیشک عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے بلکہ وہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور قیامت قائم ہونے سے پہلے نازل ہوں گے۔

امام حسن بصریؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

واللہ انہ لحی الن عنداللہ ولکن اذا نزل امنوابہ اجمعون ۔[11]

اللہ کی قسم اس وقت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے ہاں زندہ ہیں اور جب نازل ہوں گے تمام یہود و نصاریٰ اس کے ساتھ ایمان لائیں گے۔

امام حسن بصریؒ سے ایک شخص نے اس آیت کریمہ کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا:

ان اللہ رفع عیسیٰ الیہ وباعثہ قبل یوم القیامۃ ۔[12]

بیشک اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا اور قیامت سے قبل انہیں مبعوث فرمائیں گے۔

رفع عیسیٰ پر قادیانی اعتراضات کے جوابات:

قادیانی جب قرآن واحادیث کے دلائل سے لاجواب ہو جاتے ہیں تو چند بزرگان امت کی عبارات پیش کر کے یہ ظاہر کروانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ بزرگان امت بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔ حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر مرزا قادیانی تک کوئی ایک عالم جو مسلمان ہو، وہ کبھی بھی اس بات کا قائل نہیں گزرا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔ بلکہ تمام مسلمان اس بات کے قائل تھے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا تھا اور اب وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

قادیانی بزرگوں کے اقوال کیوں پیش کرتے ہیں؟ جبکہ بزرگوں کے اقوال قادیانیوں کے نزدیک مستقل حجت نہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

"اقوال سلف در حقیقت کوئی مستقل حجت نہیں"۔[13]

---

[8] زادالمسیر:2/159

[9] الطبری9/380

[10] الدرالمنثور:2/736

[11] تفسیر ابن کثیر:1/636

[12] ابن کثیر:1/636

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

مرزا قادیانی کے مطابق رفع ونزول سیدنا عیسی علیہ السلام کا مسئلہ 13 صدیوں تک چھپا رہا اور یہ مسئلہ مرزا قادیانی پر ظاہر ہوا۔ جب خود مرزا قادیانی نے یہ بات تسلیم کی ہے تو پھر قادیانی بزرگان امت پر یہ الزام کیوں لگاتے ہیں کہ وہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے؟؟

جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

"یااخوان هذه الأمر الذی اخفاه الله من أعین القرون الاولی ، وجلی تفاصیله فی وقتنا هذا یخفی مایشاء و یبدئ[14] "

(اے بھائیو یہ معاملہ) یعنی عیسی علیہ السلام کی موت کا راز (وہ ہے جو اللہ نے پہلے زمانوں کی آنکھوں سے چھپائے رکھا۔ اور اس کی تفاصیل اب ظاہر ہوئی ہیں، وہ جو چاہتا ہے اسے مخفی رکھتا ہے اور جو چاہتا ہے اسے ظاہر کرتا ہے)۔

ایک اور جگہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

ولکن ما فهم المسلمون حقیقته.لان الله تعالٰی اراد اخفاءه.فغلب قضاءه ومکره وابتلاءه علی الافهام فصرف وجوههم عن الحقیقته الروحانیه الی الخیالات الجسمانیه فکانو بها من القانعین و بقی هذا الخبر مکتوبا مستورا کالحب فی السنبلته قرنا بعد قرن حتی جاء زماننا[15]"

لیکن مسلمان اس کی حقیقت (یعنی عیسی علیہ السلام کی وفات کی حقیقت) کو نہیں سمجھے۔ کیونکہ اللہ تعالٰی نے ارادہ کیا تھا کہ اس کو مخفی رکھے۔ پس اللہ کی قضاء، اس کی تقدیر اور اس کی آزمائش لوگوں کے فہم پر غالب آگیئں۔ اس لئے لوگ اس کی روحانی حقیقت سے ہٹ کر اس کے جسمانی خیالات کی طرف سوچنے لگے۔ اور اسی پر وہ قناعت کر گئے۔ یہ خبر کئی صدیوں تک یونہی چھپی رہی۔ جس طرح کہ دانہ خوشے میں چھپا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارا زمانہ آگیا۔

پھر آگے مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

"فکشف الله الحقیقة علینا لتکون النار بردا و سلاما[16] "

پس اللہ نے ہم پر حقیقت (یعنی عیسی علیہ السلام کی وفات کی حقیقت) کھولی تاکہ آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے۔

1۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ:

قادیانی کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات کے موقع پر ایک خطبہ دیا جس میں یہ بھی فرمایا تھا کہ: "لقد قبض الیلتہ عرج فیہا بروح عیسی بن مریم "

(یعنی جس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح مبارک قبض کی گئی وہ وہی رات تھی جس رات کو سیدنا عیسی علیہ السلام کو اٹھایا گیا)۔ (طبقات کبری جلد 3 صفحہ 28)

قادیانی کہتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی اس بات کے قائل تھے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

قادیانیوں کے اس باطل اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں۔

جواب نمبر 1

اگر اس پوری عبارت پر غور کریں تو قادیانی دجل خود ہی پارہ پارہ ہو جائے گا۔ کیونکہ اس عبارت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے "قبض" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور سیدنا عیسی علیہ السلام کے لئے "عرج" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اگر سیدنا عیسی علیہ السلام کے لئے بھی موت ہی کا قول ہوتا تو "عرج" کی بجائے "قبض" اس فقرے میں ہوتا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موت کے لئے "قبض" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اور پورا قول یوں ہوتا: "لقد قبض الیلتہ قبض فیہا بروح عیسی بن مریم"

---

[13] روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 389

[14] روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 426

[15] روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 553،552

[16] روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 553

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

اس کا ترجمہ یوں بنتا کہ جس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح قبض کی گئی وہ وہی رات تھی جس رات سیدنا عیسی علیہ السلام کی روح قبض کی گئی "۔حالانکہ یہ الفاظ استعمال نہیں کئے گئے۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے اس قول کا صحیح مطلب یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات اس دن ہوئی جس رات سیدنا عیسی علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

جواب نمبر2

جس کتاب کا حوالہ قادیانی دیتے ہیں اس کتاب کا مصنف خود حیات سیدنا عیسی علیہ السلام کا قائل ہے۔اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مصنف خود اپنے ہی عقیدے کے خلاف کوئی بات اپنی کتاب میں نقل کرے۔جیسا کہ انہوں نے اسی کتاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ایک قول نقل کیا ہے۔

"وان اللہ رفعہ بجسدہ وانہ حی الان وسیرجع الی الدنیا فیکون فیھا ملکا ثم یموت کما یموت الناس"

اور بے شک عیسی علیہ السلام بمع جسم کے اٹھائے گئے ہیں اور وہ اس وقت زندہ ہیں۔دنیا کی طرف آیئں گے اور شاہانہ حالت میں زندگی بسر کریں گے اور پھر دیگر انسانوں کی طرح فوت ہو جائیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول کو مصنف نے نقل کر کے کوئی جرح نہیں کی۔جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصنف خود سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات کا قائل ہے۔

اس لئے اگر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے قول کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو اس کا یہ مطلب بنے گا۔

"عرج فیھا بروح اللہ عیسی بن مریم

" (یعنی عیسی بن مریم روح اللہ کو اٹھایا گیا)

کیونکہ ایسا ہونا بڑی بات نہیں۔کئی دفعہ ایسا ہو جاتا ہے کہ راوی کسی لفظ کو الٹ پلٹ ذکر کر دیتا ہے۔ایسی بہت سی مثالیں احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔

جواب نمبر3

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی یہی روایت اور بھی بہت سی کتابوں میں موجود ہے اور وہاں سیدنا عیسی علیہ السلام کے فوت ہونے کے بارے میں کوئی بات نہیں لکھی گئی بلکہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات کو بیان کیا گیا ہے۔

جیسا کہ یہی روایت مستدرک حاکم میں یوں موجود ہے۔

"عن الحریث سمعت الحسن بن علی یقول قتل لیلتہ انزل القرآن و لیلتہ اسری بعیسی و لیلتہ قبض موسی[17]"

حریث کہتے ہیں کہ میں نے حسن رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس رات قتل کئے گئے جس رات قرآن اترا۔اور عیسی علیہ السلام کو سیر کروائی گئی اور موسی علیہ السلام کو قبض کیا گیا۔

اس روایت میں سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات کے بارے میں کس قدر صراحت موجود ہے۔کہ اس دن سیدنا عیسی علیہ السلام کو سیر کروائی گئی۔اگر حضرت حسن رضی اللہ عنہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہوتے تو یوں روایت ہوتی کہ اس رات سیدنا عیسی علیہ السلام کو قبض کیا گیا جس طرح سیدنا موسی علیہ السلام کے بارے میں آگے روایت میں موجود ہے کہ ان کو قبض کیا گیا۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل نہیں تھے بلکہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات کے قائل تھے۔

2۔ امام مالک رحمہ اللہ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ:

قادیانی امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب ایک عبارت پیش کرتے ہیں جس میں ذکر ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے یوں فرمایا:

"وفی العتبیۃ قال مالک مات عیسی "

[17] مستدرک حاکم روایت نمبر 4742

(عتبیہ میں ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں) ۔

قادیانی اس عبارت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1

قادیانی جن کتابوں کا حوالہ پیش کرتے ہیں یعنی مجمع البحار اور اکمال اکمال المعلم میں یہ بات لکھی ہے۔ تو دراصل اکمال اکمال المعلم اور مجمع البحار کے مصنف نے یہ بات ایک اور کتاب "عتبیتہ" سے نقل کی ہے۔ جیسا کہ عبارت میں بھی یہ بات لکھی ہے۔

اور "عتبیتہ" امام مالک رحمہ اللہ کی کتاب نہیں ہے بلکہ اس کتاب کے مصنف کا نام "محمد عتبی قرطبی" ہے۔ جن کی وفات 255 ھجری میں ہوئی۔

اس کے علاوہ امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب اس قول کی کوئی سند نہیں بلکہ یہ بھی معلوم نہیں کہ مالک سے مراد امام مالک ہیں یا کوئی اور مالک ہے۔

پس جب کسی قول کی کوئی سند بھی موجود نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ جس کی طرف قول منسوب کیا جارہا ہے۔ اس سے وہی شخص مراد ہے یا کوئی اور مراد ہے تو اس طرح امام مالک رحمہ اللہ پر وفات سیدنا عیسی علیہ السلام کا قائل ہونے کا الزام لگانا سراسر بددیانتی ہے۔

جواب نمبر 2

قادیانی امام آبی رحمہ اللہ کی کتاب "اکمال اکمال المعلم" کا جو حوالہ پیش کرتے ہیں۔ اس کی پوری عبارت پیش نہیں کرتے بلکہ صرف ایک جملہ نقل کر دیتے ہیں۔

آیئے پوری عبارت دیکھتے ہیں تاکہ قادیانیوں کا دجل پوری طرح ظاہر ہو جائے۔

کتاب کے مصنف نے اس جگہ باب باندھا ہے: "باب نزول عیسی بن مریم علیہ السلام"

(سیدنا عیسی علیہ السلام کے نازل ہونے کے بارے میں باب)

آگے پوری عبارت یہ ہے۔

"الاکثر انہ لم یمت بل رفع ، وفی العتبیتہ قال مالک مات عیسی ابن ثلاث و ثلاثین سنتہ (ابن رشد) یعنی بموتہ خروجہ من عالم الأرض الی عالم السماء قال و یحتمل انہ مات حقیقتہ و یحیا فی آخرالزمان اذا لا بد من نزولہ لتواتر الأحادیث بذلک".[18]

(اکثریت کا یہ عقیدہ ہے کہ ان (سیدنا عیسی علیہ السلام) پر موت نہیں آئی بلکہ ان کو اٹھالیا گیا۔ "عتبیہ" میں ہے کہ مالک نے کہا کہ 33 سال کی عمر میں عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے۔ امام ابن رشد نے کہا ہے کہ یہاں موت سے مراد ان (سیدنا عیسی علیہ السلام) کا زمین سے نکل کر آسمان پر جانا ہے۔ یا اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ حقیقت میں فوت ہوگئے ہوں۔ لیکن آخری زمانہ میں دوبارہ زندہ ہوں گے۔ کیونکہ متواتر احادیث بتاتی ہیں کہ انہوں نے ضرور نازل ہونا ہے)

یہاں اس عبارت میں امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب قول کی وضاحت پوری طرح موجود ہے۔ کہ اس قول سے مراد یہ ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام زمین سے آسمان پر چلے گئے۔ اور دوسری بات کہ بالفرض اگر اس قول سے مراد حقیقی موت بھی لیا جائے تو پھر بھی سیدنا عیسی علیہ السلام قرب قیامت زندہ ہو کر زمین پر ضرور تشریف لائیں گے کیونکہ اس بارے میں متواتر احادیث موجود ہیں۔

لیجئے پوری عبارت سے قادیانی دجل کی عمارت پوری طرح زمین بوس ہوگئی۔

جواب نمبر 3

اسی کتاب "اکمال اکمال المعلم" میں امام مالک رحمہ اللہ کا ایک قول یہ بھی نقل کیا گیا ہے۔

"وفی العتبیتہ قال مالک بینما الناس قیام یستصفون لاقامتہ الصلوۃ فتغشاھم غمامتہ فإذا عیسی قد نزل"

عتبیہ میں ہے کہ مالک نے کہا کہ اس دوران لوگ نماز کے لئے صفیں بنا رہے ہوں گے کہ یکایک ان پر ایک بدلی چھا جائے گی۔ اور اچانک عیسی علیہ

[18] عیاض بن موسی، ابی الفضل، اکمال اکمال المعلم، دارالوفاء للطباعۃ والنشر والتوزیع: المنصورۃ: 1998: جلد 1، صفحہ 265

السلام نازل ہو جائیں گے ۔

اس قول میں امام مالک رحمہ اللہ کا عقیدہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کے بارے میں کتنا واضح ہے۔ اور نزول کے لئے حیات لازم وملزوم ہے۔ یعنی اگر سیدنا عیسی علیہ السلام زندہ نہیں ہوں گے تو نازل کیسے ہوں گے۔ پس پتہ چلا کہ امام مالک رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع ونزول کے قائل ہیں۔

جواب نمبر4

اگر اس قول کی کوئی سند بھی ہوتی اور یہ قول واقعی امام مالک رحمہ اللہ کا ہوتا تو پھر بھی اس سے امام مالک رحمہ اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ثابت نہیں ہوسکتے تھے کیونکہ مرزا قادیانی نے لکھاہے کہ

"مات کے معنی لغت میں نام (نیند) بھی ہیں "[19]

ایک اور جگہ مرزا قادیانی نے لکھاہے کہ

"موت کے معنی نیند اور بیہوشی کے بھی ہیں "[20]

پس اگر یہ قول واقعی امام مالک رحمہ اللہ کا ہوتا تو اس کا یہی مطلب تھا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو نیند یا بیہوشی کی حالت میں آسمان پر اٹھایا گیا۔

جواب نمبر5

پوری دنیا میں امام مالک رحمہ اللہ کے مقلدین کثیر تعداد میں موجود ہیں اور وہ تمام سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع ونزول کے قائل ہیں۔ اگر امام مالک رحمہ اللہ کا عقیدہ وفات سیدنا عیسی علیہ السلام کا تھا تو ان کے مقلدین کا عقیدہ کیوں رفع ونزول سیدنا عیسی علیہ السلام کا ہے؟؟

فقہ مالکی کی مشہور کتاب "البیان والتحصیل" میں ایک حدیث بیان ہوئی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عیسی بن مریم علیہ السلام ضرور حج یا عمرہ یا دونوں کے لئے تلبیہ پڑھتے ہوئے فج روحاء کے مقام سے گزریں گے۔ اس پر امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھاہے کہ

"قال مالک اراد فی رائ لیجمعنهما"

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے خیال میں حضور ﷺ کی مراد یہ ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام حج اور عمرے کو جمع کریں گے۔

لیجئے امام مالک رحمہ اللہ تو سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کے قائل ثابت ہوگئے اور نزول کے لئے زندہ ہونا لازم وملزوم ہے۔ پس ثابت ہوا کہ امام مالک رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع ونزول کے قائل ہیں۔

3۔امام بخاری رحمہ اللہ پر قادیانی اعتراضات اور اس کے تحقیقی جوابات:

اعتراض نمبر1

قادیانی کہتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں کیونکہ انہوں نے بخاری شریف میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خطبہ نقل کیاہے جس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی تھی کہ:

"وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ "

اور محمد ﷺ صرف رسول ہی ہیں ان سے پہلے بہت سے رُسول ہو چکے ہیں۔

قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت میں حضور ﷺ سے پہلے تمام رسولوں کے فوت ہونے کا ذکر موجود ہے۔ اور تمام رسولوں میں سیدنا عیسی علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو اپنی کتاب بخاری شریف میں نقل کیاہے لہذا امام بخاری بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔

قادیانیوں کے اس باطل اعتراض کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

اس آیت میں حضور ﷺ سے پہلے رسولوں کے گزرنے کا ذکر موجود ہے ان کی وفات کا ذکر موجود نہیں ہے جیسا کہ خود مرزا قادیانی نے

[19] روحانی خزائن جلد3 صفحہ 445

[20] روحانی خزائن جلد3 صفحہ 620

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

"قدخلت من قبلہ الرسل"کا ترجمہ یوں لکھا ہے کہ:

"وہ صرف ایک رسول ہے اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں "

اس کے علاوہ قادیانیوں کے پہلے خلیفہ حکیم نورالدین نے اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے کہ:

"اور محمد تو ایک رسول ہے۔پہلے اس کے بہت رسول ہو چکے۔ [21]

خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت کے لکھنے سے امام بخاری کیسے وفات عیسی علیہ السلام کے قائل بن سکتے ہیں جبکہ اس آیت میں دور دور تک بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کا نام ونشان نہیں ہے۔

اعتراض نمبر2:

قادیانی امام بخاری رحمہ اللہ پر دوسرا اعتراض یہ کرتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے جس میں انہوں نے متوفیک کا معنی ممیتک کیا ہے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ خود سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔

قادیانیوں کے اس اعتراض کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1

کون ہے جو یہ کہتا ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو موت نہیں آئے گی؟سیدنا عیسی علیہ السلام کو بھی موت آئے گی لیکن ان کی موت کا وقت وہ ہے جب وہ دوبارہ واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔اس کے بعد 45 سال زمین پر رہیں گے پھر ان کو موت آئے گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی اسی موت کے قائل ہیں۔

قادیانی اگر سچے ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منسوب کوئی ایک روایت ایسی دکھادیں جہاں انہوں نے فرمایا ہو کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔قادیانی قیامت تک بھی ایسی روایت پیش نہیں کرسکتے۔

جواب نمبر2

تفسیر ابن ابی حاتم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت منقول ہے جس میں سیدنا عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے واقعے کا یوں ذکر ہے۔

"فألقی علیہ شبہ عیسی ورفع عیسی من روزنتہ بیتہ الی السماء[22]"

(اس جوان پر سیدنا عیسی علیہ السلام کی شکل ڈال دی گئی اور آپ کو آپ کے گھر کی کھڑکی سے آسمان کی طرف اٹھالیا گیا

یہی روایت حافظ ابن کثیر دمشقی نے اپنی تفسیر میں نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ

"وھذا اسناد صحیح الی ابن عباس [23] "

اس کی سند حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تک صحیح ہے۔

ان حوالہ جات سے پتہ چلا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع ونزول کے قائل تھے اور بخاری شریف میں جو روایت ان سے منقول ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب سیدنا عیسی علیہ السلام دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تو 45 سال بعد ان کو موت آئے گی۔

خلاصہ کلام

امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف میں سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کا باب تو قائم کیا ہے اور اس کے ضمن میں سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کے بارے میں بہت سی روایات لائے ہیں۔لیکن سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے بارے میں کوئی باب قائم نہیں کیا اور سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے

[21] فصل الخطاب صفحہ 28

[22] تفسیر ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 1110

[23] تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 450

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

بارے میں ایک روایت بھی نہیں لائے کیونکہ ایسی کوئی روایت موجود ہی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ بخاری شریف میں سیدنا عیسی علیہ السلام کے بارے میں جو روایات لائے ہیں ان میں سے چند ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر 1

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ،حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہو گی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔[24]

روایت نمبر 2

أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: """وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ، يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا. سورة النساء آية 159.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ « دنیا ومافیها » سے بڑھ کر ہو گا۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو «وإن من أهل الكتاب إلا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا» "اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔[25]

روایت نمبر 3

حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: """كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ، تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب عیسیٰ ابن مریم تم میں اتریں گے، تم نماز پڑھ رہے ہو گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔ اس روایت کی متابعت عقیل اور اوزاعی نے کی ۔(بخاری: 3449)

(ہم نے تو بخاری شریف سے سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کے بارے میں روایات پیش کر دی ہیں لیکن ہمارا قادیانیوں کو تاقیامت چیلنج ہے کہ بخاری شریف سے یا کسی بھی حدیث کی کتاب سے کوئی ایک ایسی روایت پیش کریں۔

جہاں یہ لکھا ہو کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔

قادیانی تاقیامت ایسی روایت پیش نہیں کر سکتے۔

هاتو برهانكم ان كنتم صدقين

4۔ امام ابن حزم ظاہری پر قادیانی اعتراض کا تحقیقی جائزہ:

قادیانی امام ابن حزم پر بھی الزام لگاتے ہیں کہ وہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے۔

قادیانیوں کے اس الزام کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1

---

[24] بخاری شریف حدیث نمبر 2222

[25] بخاری شریف حدیث نمبر 3448

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

امام ابن حزم کا واضح عقیدہ کتابوں میں موجود ہے جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ

"وقد صح عن رسول الله ﷺ بنقل الكواف التى نقلت نبوته واعلامه و كتابه انه أخبر انه لانبى بعده إلا ما جاءت الأخبار الصحاح عن نزول عيسى عليه السلام الذى بعث الى بنى اسرائيل وادعى اليهود قتله و صلبه ، فوجب الإقرار بهذه الجملته "

اور اللہ کے رسول ﷺ سے صحیح طور پر ان تمام لوگوں نے نقل کیا ہے جنہوں نے آپ کی نبوت، آپ کی نشانیاں اور آپ کی کتاب کو نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنے گا، مگر جو صحیح احادیث میں آیا ہے کہ وہی عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے جن کی بعثت بنی اسرائیل کی طرف ہوئی تھی۔ اور یہود جن کے قتل اور صلب کا دعوی کرتے ہیں۔ وہ اس سے مستثنٰی ہے، ان کے نزول کا اقرار کرنا واجب ہے۔[26]

اس سے واضح ہوا کہ امام ابن حزم سیدنا عیسی علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے قائل ہیں۔ اور قادیانیوں کا ان پر لگایا گیا الزام غلط ہے۔

جواب نمبر 2

ایک اور جگہ امام ابن حزم نے لکھا ہے کہ

مسئلته: الا ان عيسى بن مريم سينزل "

(ہاں مریم کے بیٹے عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے ۔

اس سے بھی واضح ہو تا ہے کہ امام ابن حزم سیدنا عیسی علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے قائل ہیں اور نزول کے لئے زندہ ہونا لازم و ملزوم ہے۔ پس امام ابن حزم سیدنا عیسی علیہ السلام کو زندہ تسلیم کرتے ہیں۔

5۔ "حافظ ابن قیم پر قادیانی اعتراض کا تحقیقی جائزہ"

قادیانی حافظ ابن قیم پر بھی اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کہ وہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ

"لو كان موسى و عيسى حيين لكانا من اتباعه " [27]

اگر موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام زندہ ہوتے تو آنحضرت ﷺ کی پیروی کرتے۔

قادیانیوں کے اس باطل اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1

قادیانیوں کی روایتی بد دیانتی ہے کہ وہ پوری بات پیش نہیں کرتے بلکہ آدھی بات لکھ کر دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ قادیانیوں نے کس قدر دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔

"ومحمدﷺ مبعوث الى جميع الثقلين فرستالته عامته لجميع الجن و الإنس فى كل زمان و لوكان موسى و عيسى حيين لكانا من اتباعه واذا نزل عيسى بن مريم فإنما يحكم بشريعته محمدﷺ [28] **"**

آنحضرت ﷺ کی نبوت کافہ تمام جن وانس کے لئے اور ہر زمانے کے لئے ہے۔ بالفرض اگر موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام (آج زمین پر) زندہ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے۔ اور جب عیسی بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ شریعت محمدیہ ﷺ پر ہی عمل کریں گے ۔

اس عبارت سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام زمین پر زندہ موجود ہوتے تو ان کو بھی حضور ﷺ کی پیروی کرنی پڑتی۔ اس کے علاوہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا عقیدہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کا ہے۔ اور نزول کے لئے زندہ ہونا لازم و ملزوم ہے۔ پس حافظ ابن قیم رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع و نزول کے قائل ہیں۔

جواب نمبر 2

---

[26] الفصل فی الملل والاھواء والنحل جلد 1 صفحہ 146

[27] مدارج السالکین جلد 2 صفحہ 313

[28] مدارج السالکین جلد 2 صفحہ 313

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کی ہی ایک اور عبارت ملاحظہ فرمائیں جہاں ان کا واضح عقیدہ لکھا ہے۔

"وھذا المسیح بن مریم حی لم یمت وغذاؤہ من جنس غذاء الملئکتہ[29]"

اور مسیح بن مریم علیہ السلام زندہ ہیں۔ ابھی فوت نہیں ہوئے۔ اور ان کی غذا فرشتوں جیسی ہے۔

خلاصہ کلام: خلاصہ کلام یہ ہے کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل نہیں تھے بلکہ ان کے رفع ونزول کے قائل تھے۔

5۔امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ:

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر مرزا قادیانی نے الزام لگایا ہے کہ وہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے۔[30]

(روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 221)

مرزا قادیانی کے اس جھوٹے الزام کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:"واجمعت الأمتہ علی ان اللہ عزوجل رفع عیسی الی السماء "

امت کا اس پر اجماع ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا۔[31]

اس حوالے سے پتہ چلا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے قائل تھے۔ اور نہ صرف خود قائل تھے بلکہ اس بات پر انہوں نے امت کا اجماع بھی بیان کیا ہے۔ اب جو بندہ امت کا اجماع بھی بیان کرے تو وہ خود کیسے اس عقیدے کا مخالف ہو سکتا ہے؟؟

جواب نمبر2

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:"لکن عیسی صعد الی السماء بروحہ و جسدہ[32]"

عیسی علیہ السلام روح اور جسم کے ساتھ آسمان کی طرف چڑھ گئے۔

اس سے پتہ چلا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بھی قائل ہیں۔

جواب نمبر3

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ایک اور جگہ لکھا ہے کہ

وعیسی علیہ السلام اذانزل من السماءإنما یحکم فیھم بکتاب ربھم وسنة نبیھم،والنبی ﷺقد أخبرھم بنزول عیسی من السماء "

عیسی علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو مسلمانوں میں ان کے رب کی کتاب سے اور ان کے نبی کی سنت کے مطابق فیصلے فرمائیں گے۔

نبی ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔[33]

لیجئے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا عقیدہ تو اظہر من الشمس ہو گیا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور شریعت محمدیہ ﷺ کے مطابق فیصلے فرمائیں گے۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ ہے کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل نہیں تھے بلکہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات اور رفع ونزول کے قائل تھے جیسا کہ ان کی عبارات سے ثابت ہے۔

---

[29] محمد بن ابی بکر، ابن قیم الجوزی، التبیان فی ایمان القرآن: دار عالم الفوائد للنشر والتوزیع: جدہ: صفحہ 580

[30] روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 221

[31] احمد بن عبد الحلیم، ابن تیمیہ، بیان تلبیس الجھمیة، مجمع الملک فھد لطباعة المصحف، المدینة المنورة: 1426: جلد 4، صفحہ 457

[32] احمد بن عبد الحلیم، ابن تیمیہ، مجموعة الفتاوی: جلد 4، صفحہ 329

[33] احمد بن عبد الحلیم، ابن تیمیہ، زیارة القبور والاستنجاد بالمقبور: دار الصحابة للتراث: طنطا: 1992: صفحہ 49

6۔"مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ:

قادیانی مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے کیونکہ انہوں نے اپنی تفسیر "الہام الرحمن" میں لکھاہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔

قادیانیوں کے اس اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1

قادیانی جس تفسیر "الہام الرحمن" کا حوالہ دیتے ہیں وہ تفسیر مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ نے نہیں لکھی۔بلکہ "موسی جاراللہ" نامی کسی آدمی نے وہ تفسیر لکھ کر مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر دی ہے۔جیسا کہ اس تفسیر کے ٹائٹل صفحے پر بھی "موسی جاراللہ" کا نام لکھا ہے۔

لہذا جو تفسیر مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ نے لکھی ہی نہیں اس سے ان کا عقیدہ کیسے ثابت ہو سکتا ہے؟؟؟

جواب نمبر2

مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ نے شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے افکار پر مشتمل "رسالہ محمودیہ" کا ترجمہ کیا ہے۔جس کا نام " ترجمہ عبیدیہ "ہے۔اس میں مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ

"فعسی ان تکون سارا لافق الاکمال غاشیا لا قلیم الاقرب فلن یوجد بعدک إلا ولک دخل فی تربیته ظاهرا و باطنا حتی ینزل عیسی علیه السلام "

تو عنقریب کمال کے افق کا سردار بن جائے گا۔اور قرب الہی کے اقلیم پر حاوی ہو جائے گا۔تیرے بعد کوئی مقرب الہی ایسا نہیں ہو سکتا جس کی ظاہری وباطنی تربیت میں تیرا ہاتھ نہ ہو۔یہاں تک کہ حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہوں۔

لیجئے مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ کا عقیدہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کا ثابت ہو گیا۔

مدفن سیدنا عیسیٰ ابن مریم

اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور انہیں سولی پر نہیں چڑھایا گیا، بلکہ زندہ ہی آسمانوں پر اُٹھالیا گیا، قیامت کے قریب وہ آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے، چالیس یا پینتالیس برس زمین پر رہیں گے، پھر اُن کا انتقال ہو گا، حضور اکرم ﷺ کے روضۂ مبارک میں دفن ہوں گے۔

متعدد روایات میں یہ مضمون وارد ہے کہ اسی حجرۂ مبارک میں آنحضرت ﷺ اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہ کی تین قبور مبارکہ کے ساتھ چوتھی قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی ہوگی اور وہ روزِ حشر انہی کے ساتھ محشور ہوں گے۔

۱...:حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’’ینزل عیسی بن مریم إلی الأرض فیتزوج ویولد لهٗ ویمکث خمسا وأربعین سنة ثم یموت ، فیدفن معي فی قبري،فأقوم أنا وعیسی بن مریم فی قبر واحد بین أبی بکرؓ وعمرؓ۔[34]

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام (قربِ قیامت میں آسمان سے) زمین پر اُتریں گے تو وہ نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی، دنیا میں ان کی مدتِ قیام (تقریباً) پینتالیس (۴۵) برس ہوگی، پھر اُن کی وفات ہو جائے گی اور وہ میری قبر یعنی میرے مقبرہ میں میرے پاس دفن کیے جائیں گے (چنانچہ قیامت کے دن) میں اور عیسی ابن مریم علیہ السلام دونوں ایک ہی مقبرہ سے ابو بکرؓ اور عمرؓ کے درمیان اُٹھیں گے۔‘

۲...:حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

’’مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ: فَقَالَ أَبُو مَوْدُوْدٍ: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ، هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔[35]

’’تورات میں حضرت محمد ﷺ کے اوصاف مذکور ہیں (ان میں یہ بھی ہے) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔‘‘

---

34 مشکوۃ،رقم الحدیث:۵۵۰۸

35 ترمذی،ابواب المناقب،رقم الحدیث:۳۶۱۷

JAHAN E TAHQEEQ جہانِ تحقیق
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

۳...: حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے آباء واجداد سے روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:
''يُدْفَنُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلّٰى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَاحِبَيْهِ فَيَكُوْنُ قَبْرُهُ الرَّابِعُ۔[36]

۴ ...: ایک موقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے اسی مقام پر اپنے لیے تدفین کی خواہش ظاہر کی تو آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ

''قَالَ: وأنى لَک ذٰلِک الْموضع مَا فِيهِ إلاَّ قَبْرِی وقبر أبی بکر وَعمرؓ، وَفِيهِ عِيسَى بن مَرْيَم عَلَيْهِمَا الصَّلَاة وَالسَّلَامُ۔[37]

''تیرے لیے یہ کہاں ممکن ہے؟ اس مقام پر تو صرف میری اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کی قبریں ہوں گی اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بھی اسی جگہ مدفون ہوں گے۔''

:۵ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:''روضہ اقدس میں ایک قبر کی جگہ موجود ہے، اس میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دفن ہوں گے۔[38]

۶ ...: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام [دوبارہ آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے] اس کے بعد آپ کی وفات ہو جائے گی۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے روضہ اطہر میں چوتھی قبر آپ کی ہوگی۔[39]

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں جہاں آنحضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو دفن کیا گیا وہاں ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔ اس میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دفن کرنے پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی راضی تھیں، لیکن بنو امیہ مانع ہوئے۔ پھر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دفن کرنے پر بھی آپ راضی تھیں، لیکن انہیں وہ جگہ نہ ملی، پھر حضرت عائشہ سے کہا گیا کہ آپ کو یہاں دفن کریں گے، مگر اس پر بھی وہ راضی نہ ہوئے، بلکہ دوسری ازواجِ مطہراتؓ کے ساتھ جنت البقیع میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دفن کیا گیا۔ شاید ان سب کاموں میں یہ حکمت تھی کہ یہ جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے لیے ہوگی۔[40]

---

36 معجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث: ۳۸۴

[37] عمدۃ القاری، ج:۸، ص:۲۲۸

[38] اخبارِ مدینہ: ۱۳۵

[39] محمد شفیع، مفتی، ختم نبوت: ادارۃ المعارف: کراچی: 2006: صفحہ: ۴۷۶

[40] اشعۃ اللمعات، ج:۴، ص:۳۷۶